

## فلسفہ عدم تشدد سیرت طیبہ کے تناظر میں

مسز عرشین امام

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر بھول برمائے  
سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قابو میں دیا سلام اس پر کہ جس نے گالیاں کھا کر دعائیں دیں  
(۱)

محسن انسانیت قائد تمدن، امن عالم کے نقیب، رہنمائے کاروان انسانیت، خیر البشر، رحمۃ  
للعالمین، معلم کتاب و حکمت، صاحب خلق عظیم، صاحب مقام محمود، شاہ امم، خاتم مرسل، بادی  
اکرم، پیغمبر اعظم، فخر عالم، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ وہ واحد منبع  
ہے جس سے عالم اسلام کی زندگی اور انسانی معاشرے کی سعادت کے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔  
آپ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود و سلام ہو۔ آپ نے اپنے حلم، بردباری اور بے پایاں  
شفقت، برداشت و عدم تشدد سے دنیا کو امن کا خطہ بنا دیا۔ آپ کی تعلیمات عالیہ اور لائے  
ہوئے نظام ہی میں دنیا کی فلاح و بہبود پوشیدہ ہے۔

تعریف: عدم تشدد و رواداری اسلامی تعلیمات کا خلاصہ و خاصہ ہے برداشت کا لفظ فارسی سے  
مشتق ہے یہ لفظ بر اور داشت کا مرکب ہے بر کا مطب بوجہ اور داشت کا مطلب رکھنا ہے  
برداشت کا لغوی مفہوم کسی بوجہ کو سنبھالنا ہوگا (۲) عدم برداشت کے لئے عربی میں "تخل" اور  
"تساح" اور انگریزی میں Tolerance کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد  
لوگوں کی آزادی عقیدہ کے حق کا عقلی اور عملی اعتراف ہے۔ اس مفہوم کو Encyclopaedia  
Britanica میں اس طرح بیان کیا گیا ہے

"The Intellectual and practical  
acknowledgement of the right of  
others to live in accordance with

religious beliefs that are not  
accepted as one's own<sup>(۳)</sup>

عدم تشدد، برداشت Tolerance یا "تسامح" کے متضاد کے طور پر عدم برداشت و عدم تشدد کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کے لئے عربی میں "تعمیر" اور انگلش میں Prejudice کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جس کا مطلب ہے کسی خاص موقف کا سختی سے ساتھ دینا، اس کے خلاف کسی قسم کی بات سننے سے سخت انکار کرنا اور موقف نہ ماننے والوں کو غلط سمجھنا ہے۔ عدم تشدد میں ایک انتہا پسندانہ پسند اور یا ناپسند کرنے کا رویہ ہوتا ہے جس میں پسند کو تمام تر عیوب کے باوجود بہترین قرار دیا جاتا ہے اور ناپسند کو تمام خوبیوں کے باوجود بدترین قرار دے دیا جاتا ہے (۴)

فلسفہ عدم تشدد : آپ نے فرمایا: (لیس الشدید بالصرعة وانما الشدید الذی یملک نفسه عند الغضب) (۵)

غضب پر کنٹرول کرنے والا پہلوان ہے

حلم اور برداشت اخلاق نبیلہ میں سے ہیں اس کی وجہ سے لوگوں کی عزت اور ان کے جسم سلامت رہتے ہیں (۶)

تشدد کی ضد حلم کے بارے میں قول ہے کہ: ("الحلم خلیل المؤمن والعلم وزیرہ والعقل دلیلہ والرفق ولدہ واللين اخوه والصبر جندہ") (۷) حلم مومن کا دوست ہے اسی بنا پر مسلمان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مشکل سے مشکل حالات میں بھی اپنے اوپر قابو رکھے۔ غصے کے انگاروں کو حلم سے بجھائے اور حالت غضب میں بھی اپنے اوپر قابو رکھے تشدد کا راستہ نہ اختیار کرے (۸) آنحضرتؐ کی کامیابی کا سبب یہی حلم تھا جیسا کہ ارشاد باری ہے (فبما رحمة من

اللہ لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لا نفصوا من حولك) (۹)

عدم تشدد کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

سورۃ الانبیاء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کو سارے جہاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے (۱۰) آپ کی رحمت کافر و مشرک تمام انسانیت کیلئے ہے، جو چاہے دامن رحمت و عافیت میں آسکتا ہے۔ سورۃ الاحزاب میں فرمایا! اے پیغمبر ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اچھے لوگوں کو خوشخبری نافرمانوں کو ہشیار کرنے والا، اللہ کی طرف لوگوں کو بلانے والا اور ساری دنیا کو روشن کرنے

والا چراغ بنا کر بھیجا ہے (۱۱) سورۃ سباء میں (۱۲) اسی بات کو دہرایا گیا ہے، سورہ نحل میں حکم دیا ہے اللہ سب کے ساتھ عدل و احسان اچھے سلوک و عدم تشدد کو اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے (۱۳) یہی بات سورہ قصص میں کہی گئی ہے (۱۴)

مذہبی رواداری کی انتہا یہ ہے کہ سورہ کہف میں فرمایا جو چاہے کفر اختیار کرے (۱۵) بقرہ میں فرمایا دین کے بارے میں کسی پر جبر نہیں (۱۶) الکافرون میں اسی بات کو دہرایا گیا ہے (۱۷)۔ اسلام کا تشدد اور سختی سے تعلق نہیں ہے بلکہ یہ تو محبت کا سودا ہے، ارشاد بانی ہے! اپنے رب کی طرف سلیقہ و دانشمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اچھی اچھی باتوں کے ذریعے اللہ کی طرف بلاؤ اور بحث و مباحثہ میں برداشت کا مظاہرہ کرو تشدد نہیں۔ (۱۸) ان کے خداؤں کو برا بھلا مت کہو، ورنہ وہ جہالت میں تمہارے سچے خدا کو برا کہنے لگیں گے (۱۹) اور اپنی عاقبت برباد کریں گے، آپ کے ذمہ زور و زبردستی و تشدد کرنا نہیں ہے، بلکہ صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے (۲۰) جو راہ ہدایت پر چلتا ہے وہ اپنے نفع کیلئے چلتا ہے جو گمراہ ہوتا ہے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے کیا اس سے بڑھ کر بھی دنیا کا کوئی مذہب رواداری اور برداشت کی تعلیم دیتا ہے؟

تشدد کے جواب میں عدم تشدد کی تعلیم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

خذ العفو و امر بالعرف و اعرض عن الجاهلین (۲۱) معاف کرنے کی خو پکڑے رہو اور نیکی کا حکم دیتے رہو اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرو

سکون کی حالت میں برداشت اور صبر و درگزر آسان ہے، مگر ضرورت ہے کہ انسان غصے میں بھی برداشت عدم تشدد اور صبر و ضبط کا دامن نہ چھوڑے صحابہؓ کی تعریف میں فرمایا گیا! و اذا ما غضبوا هم یغفرون (۲۲) اور جب غصہ آجائے تب بھی وہ معاف کر دیتے ہیں نیکو کار اور پرہیزگار مومنوں کی خاص علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ برداشت سے کام لیتے ہوئے اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں!

والکاظمین الغیظ و العافین عن الناس (۲۳) انتقام کی قوت اور استطاعت رکھنے کے باوجود برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کو معاف کر دینا بڑی بلند ہمتی کا کام ہے۔ فرمایا گیا! ولمن صبر و غفران ذلک لمن عزم الامور (۲۴) اور البتہ جس نے برداشت کیا عدم تشدد کا راستہ اختیار کر کے معاف کیا تو وہ بے شک ہمت کے کام ہیں، جو خاص انبیاء اور پیغمبروں

کی توصیف میں آیا ہے فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل (۲۵) برداشت کرو جس طرح ہمت اور عزم والے پیغمبروں نے برداشت کیا

مستشرقین کی جانب سے قرآنی تعلیمات کا اعتراف

جارج سیل (G. Sell) مشہور یورپی مستشرق لکھتا ہے! مسلمانوں کا مذہب جو قرآن کا مذہب ہے ایک امن اور سلامتی کا مذہب ہے (۲۶) موسیو کاسٹن کار لکھتا ہے! روئے زمین میں اگر قرآن کی حکومت جاتی رہی تو دنیا کا امن و امان کبھی قائم نہیں رہ سکتا (۲۷)

فرانسیسی مستشرق موسیو سیڈیلوٹ (M. Sedille) لکھتا ہے!

جو لوگ اسلام کو وحشیانہ مذہب کہتے ہیں ان کے ضمیر کے تاریک ہونے کی واضح دلیل یہ ہے کہ وہ ان صریح آیات کو نہیں دیکھتے جن کے اثر سے عربوں کی وہ تمام بری خصالتیں مٹ گئیں۔ جو مدت دراز سے سارے ملک میں رائج تھیں انتقام لینا، خاندانی عداوت کو جاری رکھنا، کینہ پروری اور جو رو ظلم، دختر کشی وغیرہ جیسی مذموم رسومات کو قرآن نے مٹا دیا ان میں سے اکثر چیزیں پہلے بھی یورپ میں تھیں۔ اور اب بھی ہیں (۲۸)

عدم تشدد کی اہمیت حدیث نبویؐ کی روشنی میں

بنو ہاشم نے رسولؐ کی اسلام کی دعوت کو قبول نہیں کیا، مذاق اڑایا۔ آپؐ مایوس نہیں ہوئے اہل مکہ سے فرمایا:

ترجمہ: ”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ ایک لشکر تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے“ انہوں نے جواب دیا ہاں ہم نے آپؐ کو ہمیشہ سچا پایا ہے اس پر آپؐ نے فرمایا ”فانسی نذیر لکم بین یدی عذاب الشدید“ میں تمہیں اس شدید عذاب

سے ڈراتا ہوں جو آئیوالا ہے ابولہب نے آپ کا مذاق اڑایا اور کہا کیا تم نے ہم کو اس لئے جمع کیا تھا (۲۹)

عائشہؓ نے فرمایا آپؐ نے تمام زندگی اپنے اوپر کی گئی زیادتی کا بدلہ نہیں لیا، بجز اس کے کہ خدائی حرمت کو پامال کیا گیا ہو، اس صورت میں آپؐ سختی سے مواخذہ فرماتے تھے (۳۰)

ایک بدوی آیا اور اس نے آپؐ کی چادر اس زور سے کھینچی کہ آپؐ کی گردن مبارک سرخ ہو گئی۔ آپؐ نے مز کر اس کی طرف دیکھا، بولا کہ میرے اونٹوں کو غلہ سے لاد دے۔ گستاخانہ انداز میں چند جملے بھی کہے آپؐ نے اس کے اونٹوں پر جو اور کھجوریں لد وادیں اور کچھ تعرض نہ فرمایا (۳۱)

آپؐ کا فرمان تھا: ”طاقتور وہ نہیں جو کسی دوسرے کو بچھاڑ دے بلکہ اصل طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے“ (۳۲)

ایک مرتبہ ایک شخص نے نصیحت سننے کی خواہش کی آپؐ نے ارشاد فرمایا: ”غصہ نہ کیا کرو اور اسے تین مرتبہ دہرایا“ (۳۳)

غیر مسلم مفکر سنگھ دارا کا اعتراف: سبحان اللہ کیا ٹھکانہ اس دریائے رحمت کی طغیانی کا، یہ دریا نڈا اور ہر غلاظت و مہفونت کو بہا لے گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قتل کا قصد کرنے والوں کو، اپنی نور چشم کے قاتلوں کو، اپنے چچا کا کلیجہ کھانے والوں کو سب ہی کو معافی دے دی، اور قطعی معافی، قتل عام دنیا کی تاریخوں میں اکثر سنتے تھے مگر قاتلوں کی معافی نہ سنی تھی (۳۴)

### عالمی مذاہب کے پیروکاروں کی پر تشدد کارروائیاں

بقول اسد اسلم شیخ ”سوناس“ نے یمن میں خندق کھدوائی اور تیس ہزار کے قریب ان عیسائیوں کو زندہ جلوا دیا جنہوں نے یہودیت اختیار نہ کی (۳۵)

☆ انسائیکلو پیڈیا آف برنائیکا میں درج شدہ مضمون ”اسپین“ کے مطابق ۱۳۹۲ء میں اسپین میں اسلامی سلطنت کا خاتمہ ہوا ساڑھے تین لاکھ مسلمانوں کو مذہبی عدالت میں پیش کیا گیا۔ ان میں سے ۲۸۵۳۰ کو سزائے موت ملی اور ۱۲۰۰۰ کو زندہ جلا دیا گیا ☆ بقول رابرٹ برنیو (۳۶) ڈیڑھ لاکھ کے قافلے میں سے ایک لاکھ مسلمانوں کو اسپین میں قتل کر دیا گیا ☆ روس میں کمیونزم کے

انقلاب میں اڑھائی سے ۴ کروڑ انسان ہلاک ہوئے ☆ کوریا میں صرف دو سال میں ۵۰ لاکھ مرد اور عورتیں ہلاک ہوئیں۔ ایک کروڑ لوگ زخمی ہوئے ☆ چین میں کیونزوم نافذ کرنے کیلئے ڈیڑھ کروڑ زمینداروں کو پھانسی دی گئی

☆ امریکی خانہ جنگی (۱۸۲-۲۵) میں آٹھ لاکھ افراد مارے گئے ☆ ۱۶۳۸ء-۱۶۱۸ء کے دوران یورپ کے ملک جرمنی میں ایک کروڑ ۲۰ لاکھ لوگ ہلاک ہوئے

☆ ۱۰ قبل از مسیح (یروشلم) ۴۰ ہزار اشخاص ذبح کئے گئے ☆ ۱۱ قبل از مسیح (یروشلم) ایک لاکھ ۲۰ ہزار اشخاص مارے گئے ☆ ۹۵۷ قبل از مسیح (یروشلم) لاکھ یہودی مارے گئے ☆ ۷۰ قبل از مسیح (یروشلم) ۱۱ لاکھ یہودی مارے گئے ☆ ۳۶-۱۱۳۵ق۔م (یروشلم) ۵ لاکھ ۸۰ ہزار یہودی ذبح ہوئے

جنگ عظیم اول اور دوم میں عدم برداشت کی وجہ سے مندرجہ ذیل انسانی جانیں ضائع ہوئیں:

☆ جنگ عظیم اول ۳۸ لاکھ ۳۸ ہزار افراد مارے گئے

☆ جنگ عظیم دوم ۴ کروڑ اشخاص لغوا اجل بنے (۳۷)

### خلاصہ بحث

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تشدد کو ختم کرنے کے لئے اسباب کو ختم کرنا ہوگا جو کہ مختصر یہ ہیں جبر، عزت نفس کو مجروح کرنا، حقوق غصب کرنا، خیانت و بددیانتی، غداری و دعابازی، ظلم، بہتان طرازی، جھوٹ، وعدہ خلافی، بے حیائی و فحاشی، منافقت، وغیرہ یاد رکھئے تشدد سے تشدد جنم لیتا ہے درگزر سے محبت جنم لیتی ہے

یہی وجہ ہے کہ آپ نے فتح مکہ کے موقع پر اعلان کیا یوم کیا یوم الملحمہ الیوم یوم المرحمہ آج عدم تشدد کا دن ہے آج رحمت کا دن ہے یہی پیغام ہے رحمت للعالمین کا میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے۔

## حواشی وحوالہ جات

- ۱۔ ماہر القادری سید رفیع الدین اشفاق / اردو میں نعتیہ شاعری ص/ ۶۱۶، سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد ۱۳۸۶ھ
- ۲۔ نسیم امر وی، نسیم اللغات، (شیخ غلام علی اینڈ سنز ۱۹۷۰) ص/ ۴۵
- ۳۔ Encyclopedia of Britanica (Micropedia ready references, encyclopaedia birtanica 1974) vx p 400
- ۴۔ International Encyclopaedia of Social Sciences (The Mavmillan Company and the Free Press, 1968) P. 12/439
- ۵۔ البخاری ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (تحقیق مصطفیٰ ادیب البغا، دار ابن کثیر ۱۹۸۷ء) کتاب الادب، باب الخدر من الغضب، حدیث نمبر ۶۳۵۷/۵، ۲۲۶۸
- ۶۔ الماوردی (ابوالحسن علی بن محمد)، ادب الدینا والدین، (دار الفکر، بیروت ۱۹۹۵) ص/ ۱۸۴
- ۷۔ ابن الازرق (ابو عبد اللہ محمد بن الازرق) بدائع السلك فی طبائع الملک (تحقیق عبدالرحیم الدار العربیہ للنشر تونس ۱۹۷۷ء) ص/ ۱۵۱
- ۸۔ المرادی (ابو بکر محمد بن الحسن) کتاب السياسة والاشارة فی تدبیر الامارة، (دار البیضاء المغرب ۱۳۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء) ص/ ۱۵۱
- ۹۔ سورة آل عمران: ۱۵۹
- ۱۰۔ سورة الانبیاء: ۱۰۷
- ۱۱۔ سورة الاحزاب: ۶
- ۱۲۔ سورة سباء: ۲۸
- ۱۳۔ سورة النحل: ۱۲۵
- ۱۴۔ سورة القصص: ۷۷
- ۱۵۔ سورة الکہف: ۲۹
- ۱۶۔ سورة البقرة: ۲۵۶

- ۱۷۔ سورۃ الکافرون
- ۱۸۔ سورۃ شوریٰ: ۳۸، یہی بات النحل ۸۲ اور مائدہ ۹۲، غاشیہ ۲۲۔ ۲۶ انعام ۱۰۷، نبی اسرائیل ۵۴، النساء ۸۰، شوریٰ ۶، میں کہی گئی ہے
- ۱۹۔ سورۃ النحل: ۹۰
- ۲۰۔ سورۃ الانعام: ۱۳
- ۲۱۔ الاعراف/ ۶۴
- ۲۲۔ الشوریٰ/ ۴
- ۲۳۔ آل عمران/ ۱۳
- ۲۴۔ الشوریٰ/ ۴
- ۲۵۔ الاحقاف/ ۴
- ۲۶۔ ثانی، حافظ محمد تجلیات سیرت فضلی سنزاردو بازار کراچی ص/ ۱۰۹
- ۲۷۔ ایضاً ص/ ۱۰۹
- ۲۸۔ ایم سیڈولٹ، خلاصہ تاریخ (مترجم عبدالغفار) نقیص اکیڈمی کراچی ۱۹۸۶ء، ص/ ۳۳
- ۲۹۔ البخاری الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، باب وانذر عشیرتک الاقرین، حدیث نمبر ۴۳۹۲، ۱۷۸۷/۳
- ۳۰۔ البخاری، جلد نمبر ۳، حدیث نمبر: ۳۹۵
- ۳۱۔ شبلی نعمانی و علامہ سید سلیمان ندوی، سیر النبی، حصہ دوم صفحہ نمبر ۲۱۳
- ۳۲۔ صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۰۱۴
- ۳۳۔ البخاری، جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۱۳۹
- ۳۴۔ جی، سنگھ دارا، رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ ۱۱۸ سیرت اکیڈمی لاہور ۱۹۸۹ء
- ۳۵۔ اسلم اسد شیخ، رسول اللہ کی خارجہ پالیسی ص/ ۱۰۹
- ۳۶۔ دی میکنگ آف ہیومنٹی صفحہ نمبر ۲۵۳
- ۳۷۔ بحوالہ نقوش، رسول نمبر، جلد نمبر ۴، صفحہ ۳۱۳